جلد ۲۷ | مورخہ ۲۱؍ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء | نمبر (۳)

خطرات النفس

انسان کا قلب بھی عجیب چیز ہے اور اس میں طرح طرح کے اتار چڑھاؤ ہوتے رہتے ہیں۔ اگر اخبار نویس ان کو لکھنے بیٹھے تو وہ کبھی قلم کو اپنے ہاتھ سے نہ رکھے۔ یہ خیالات جو آتے جاتے ہیں عجیب ہوتے ہیں اور بعض اوقات عمدہ عمدہ باتیں بھی اس میں آجاتی ہیں گویا کہ انسانی دماغ ایک سمندر ہے جس میں جب جوار بھاٹا آتا ہے تو ہزاروں قسم کی چیزیں اور اثرات قلب اور اس کے اطراف میں چھوڑ جاتا ہے۔

یہ باتیں اکثر ذوقی ہوتی ہیں اور ان باتوں میں پبلک کو شریک نہیں کیا جاسکتا۔ مگر کبھی ایسی باتیں بھی آجاتی ہیں جو کہ ذوقی ہوتی ہیں مگر ان کے بیان سے ویسے ہی اہل ذوق لطف اٹھا لیتے ہیں۔ چونکہ اخبار ایک دکان کی طرح ہوتا ہے جس میں کئی قسم کے لوگ آتے ہیں اور وہ کئی قسم کی چیزیں خریدتے ہیں اس لیے نہیں کہا جاسکتا کہ ایسی باتیں بے سود یا رائیگان چلی جائیں گی۔

بلی اور انسان

میں ایک دن کسی گھر میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور بالکل خاموش تھا کہ میرے مکان میں ایک مہندی رنگی بلی گھس آئی۔ یہ بلی ایک جرمن تاجر کی ہے جو مجھ سے نیچے کی منزل میں رہتا ہے۔ بلی میرے قریب آگئی اور اس نے اپنے جسم کو میرے پاؤں سے مس کیا مگر میں خاموش رہا۔ اس نے پھر ایک رگڑ لی۔ اور اس کے بعد جست کر کے میری گود میں آگئی ایک آواز نکالی اور میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کو پیار کیا وہ میری گود میں بیٹھ گئی اور خرخر کی آواز نکالنے لگی۔

میں اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور اس کو میرے جسم پر کوئی جگہ ملتی نہ تھی جس پر سکون سے بیٹھ سکے کبھی گردن پر اور کبھی کندھے پر اور کبھی پیٹ پر۔ اور خرخر کرتی۔

اس وقت میں نے اس کی خالص محبت کو محسوس کیا اور میرے دل میں اس کی اس محبت کا بہت گہرا اثر ہوا۔

اس وقت میرا فکر جاتا رہا اور میرے دل میں ایک خیالات کا سمندر موجیں مارنے لگا۔ اور میں نے کہا کہ یہ بلی ان وحشی انسانوں سے ہزار درجہ اچھی ہے جو انسان کہلا کر تمدن اور تہذیب کے کپڑے پہن کر معصوم انسانوں پر حملہ کرنے میں بے شک یہ وحشی بلی جس کا نام وحشی درندوں کی فہرست میں ہے ان تعلیم یافتہ انسانوں سے ہزاروں گنا اچھی ہے جو کہ متعلم کہلا کر اپنے ہم جنسوں پر وحشی درندوں کی طرح سے حملے کرتے ہیں۔ بہت ہیں جو دوستی کے لباس میں آتے ہیں مگر در اصل وہ عیب چینی کے لیے آتے ہیں۔ بہت ہیں جنہوں نے اپنا پیشہ چغلی کو بنا لیا اور اس طرح سے انسانی قلوب کو تکلیف دیتے ہیں۔ بہت ہیں جو احسان فراموشی کرتے ہیں اور محسن کش کہلاتے ہیں ایسے بھی ہیں جو پاکباز انسانوں پر سنگ باری کرتے ہیں اور ان کے خون سے زمین کو رنگ دیتے ہیں۔

آہ وہ سب انسان ہیں۔ اور انسان کہلاتے ہیں۔

مگر اے بلی تو ان سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ تو بول نہیں سکتی۔ مگر اپنی محبت کا اظہار زبان محبت سے کرتی ہے کہ انسان کا دل بول اٹھتا ہے کہ اس کے اندر محبت کی چنگاری شعلہ زن ہے۔ تو اپنے پیار والے کے پیار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ تو چغلی نہیں کرتی۔ تو جھوٹ نہیں بولتی۔ تو وحشی کہلا کر ان مہذب انسانوں سے اچھی ہے۔ تیرے اندر سے سچی محبت کی بو آتی ہے۔ تیری محبت پاک اور بے لوث ہے گویا تو نے اس آیت کو پڑھ لیا ہے۔ "ہل جزاء الاحسان الا الاحسان" تو نے میرے پیار کے ہاتھ کو محسوس کیا تو نے اپنی آنکھوں سے اپنے چہرے سے اپنی آواز سے اپنے جسم کے ذرے ذرے سے اسی محبت کی قدر شناسی۔

تو نے اپنے خونخوار پنجے اس طرح چھپائے کہ گویا کبھی تیرے ہاتھ میں تھے ہی نہیں۔ تو نے تیز دانتوں کو یوں کند کر لیا کہ گویا کبھی گوشت انہوں نے کھایا نہیں۔

بیشک بیشک تو ایسے انسان سے اعلیٰ ہے جو محسن کش ہے جو مردم آزار ہے جو محبت کا بدلہ پتھر سے دیتا ہے۔ تب میرے دل سے ایک آہ نکلی اور میں نے بے اختیار کہا کہ یہ بلی شاہ کابل سے ہزار درجہ اچھی ہے اور میں نے اس کو اپنے گلے سے لگا لیا۔

حریت اور آزادی کی تلاش

ہر روز میرے کان میں حریت کی اور آزادی کی آوازیں آتی ہیں روزانہ سنتے سنتے میرے کان اس آواز کو خوبصورت جاننے لگے۔

(خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا)

میں نے بھی چاہا کہ آزادی کے پیچھے دوڑوں۔ ان قیود کے شکنجوں کو توڑ کر پھینک دوں اور میں آزادی کی ہوا کھاؤں۔ میں نے بھی چاہا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ایک چیخ ماروں جو آزادی کی تلاش میں چلا رہے ہیں مجھکو یہ لفظ پیارا معلوم ہوا جو میں نے دل سے اس سے محبت کرنے لگا۔ میں نے ان سب کو واجب الرحم جانا جو آزادی کی تلاش میں سرگرداں ہیں میں نے ان کو مظلوم خیال کیا جو حریت کے لیئے چیخ رہے ہیں اور اپنے آپ کو قیود کا پابند خیال کرتے ہیں۔

میں نے چاہا کہ میں ان کی طرف سے لڑوں اور ان آزادی کے دشمنوں کو پاش پاش کر دوں۔ میں نے ایک عزم کیا اور میں نے کہا کہ کون ہے جو میرا حاکم بنے میں آزاد ہوں۔

کون ہے جو مجھکو اور آزادی کو روک رہا ہے میں آزاد پیدا ہوا اور آزاد رہا۔ اور آزاد رہوں گا۔ انگریزوں کو کیا حق ہے کہ مجھ پر اور میرے ملک پر حکومت کریں۔

میں نے ایک عزم کر لیا اور اپنے آپ کو آزاد خیال کرنے لگا۔ یہ افکار رات کو میرے خیال میں آئے۔ میں نے کہا کہ میں اب وقت سے پہلے آزاد ہوں اور میں اپنی مرضی کے مطابق سب کام کروں گا۔ یہ خیال کر کے میں بیٹھ گیا۔ اور میں نے کہا کہ میں آج رات بہت کم سوؤں گا۔ اس لیئے کہ میں آزاد ہوں میں نے کتاب لے لی اور بیٹھ گیا۔ مگر تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ آنکھوں میں نیند بھرنے لگی۔ اور دل گھبرانے لگا۔ میں نے چاہا کہ میں نیند کا مقابلہ کروں مگر میرا سر جلدی جلدی بھاری ہونے لگا۔ اور میں نیند کا مقابلہ نہ کر سکا۔ میں اُس وقت بہت پریشان ہو گیا اور میں نے کہا کہ او ہو میں تو آج ہی آزاد ہوا ہوں اور میں اپنے آپکو ہر قید سے آزاد خیال کرتا ہوں پھر یہ کیا طاقت ہے جو مجھکو پکڑ کر سلا رہی ہے میں نہیں چاہتا کہ میں سوؤں۔ مگر مجھکو کیوں مجبور کیا جاتا ہے میں آزاد ہوں اور میں جب چاہوں گا سوؤں گا۔ مگر آہ افسوس میں نہ جانتا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے میری ساری آزادی کا خون کر دیا اور مجھکو مجبوراً لیٹنا پڑا۔ میں نے کتاب ہاتھ سے رکھدی۔ اور جلتی بتی کو گل کر دیا۔ میں نے کہا اچھا فکر نہیں میں اب سوتا ہوں مگر آج جلد اٹھونگا تاکہ پچھلے حصہ میں تازہ دم ہو کر کام کروں۔ مگر آہ جیسا پڑ کر سویا تو ایسا سویا کہ دن کے نو بجے میری آنکھ کھلی۔ میرے غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی اس لیئے کہ یہ دونوں فعل میری آزادی کے واسطے میں روک تھے۔ میں چلایا کہ لوگو میں آزاد ہوں۔ میں آزاد ہوں۔ مجھکو کون پکڑ کر بلاتا ہے اور کون جگاتا ہے۔ اور میں نے غصے سے کہا کہ میں اب بستر سے نہیں اٹھوں گا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ میں پڑا رہا ابھی چند منٹ نہ گذرے تھے۔ کہ میں دیکھتا ہوں پولیس کا سب انسپکٹر میرے مکان پر موجود ہے اور وہ اس چوری کے متعلق میرا بیان لینا چاہتا ہے۔ جو کل میرے نوکر کی ہو گئی تھی۔ سب انسپکٹر کو دیکھ کر میرے خیالات کافور ہو گئے۔ جبکہ اس نے کہا کہ آپ ابتک سو رہے ہیں۔ میں شرمندہ ہو گیا۔ میری آنکھیں جو اس وقت نیند سے بند نہ ہوتی تھیں شرمندگی سے بند ہونے لگیں۔ اور بہانہ کرتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو سکا۔ اور اپنے سب خیال بھول گیا آزادی کے افکار ٹھنڈے پڑ گئے۔ میں کپڑے پہن کر بیٹھا پولیس والا چلا گیا۔ میں اپنے کمرے میں تنہا رہ گیا۔ مجھکو اس وقت پھر خیال آیا کہ اس پولیس والے کا کیا حق تھا کہ وہ اس طرح میرے مکان میں گھس آئے اور مجھ سے بیان لیتا۔ مگر میں اس کی طاقت کا اندازہ کرنے سے بے بس ہو گیا۔ اور بہت ہی سٹ پٹایا کہ یہ سب میرے راستے میں روک ہیں۔

میں سامنے کے شاہ نشین پر کرسی بچھا کر بیٹھ گیا اور نیلے آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ میں نے ایک ٹھنڈی سی سانس لی کہ آہ یہ آسمان اس لئے بنایا گیا ہے کہ آزمیں سے نکل کر کہیں باہر نہ چلے جائیں اور آزادی کی ہوا نہ لیں۔ میں نے مکان سے نیچے دیکھا ٹرام دوڑ رہی تھی میں نے غور کیا کہ وہ اس بجلی سے چل رہی تھی جو کہ تانبے کی تار میں قید تھی۔ میں نے اس کو دیکھا اور ایک ٹھنڈی سی سانس لی۔ تب میری توجہ اپنے سانس کی طرف بٹ گئی۔ جو کہ میرے سینے میں نکل رہی تھی میں نے دیکھا کہ میرے جسم میں قید ہے اور میری سانس کو بھی آزادی نہیں۔ میرا جسم کپڑوں سے چھپا ہوا تھا۔ اور اس کو بھی آزادی نہ تھی۔ جسم کے ہر عضو کے لیئے ایک جیل کے قیدیوں کی طرح سے کام مقرر ہیں اور ان میں سے کسی کو بھی آزادی نہیں۔ میں ایک فکر میں پڑ گیا۔ اور دیکھا کہ میرے پاؤں تلے زمین ہے اور اوپر آسمان اور ان کے درمیان کرۂ ہوائی۔ پرندے اڑ رہے ہیں۔ میں اڑ بھی نہیں سکتا۔ زمین کے ارد گرد پہاڑ اور سمندر بنا دیئے ہیں میں ادھر ادھر دوڑ بھی نہیں سکتا۔ زمین کے حصے کر دیئے ہیں کہیں جنگل ہیں کہیں دریا کہیں کھیت اور کہیں پہاڑ اور کہیں جانوروں کے مسکن۔ بس میرے حصے میں تھوڑی سی زمین آئی۔ اور میں اس کے سوا ادھر ادھر چل پھر بھی نہیں سکتا۔ کہتے ہیں درخت بھی جان رکھتے ہیں مگر قید ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ کہتے ہیں درندے اور جانور بھی روح رکھتے ہیں مگر آزاد نہیں۔ مچھلیاں پانی سے باہر آ کر مر جاتی ہیں اور وہ مجبور ہیں کہ وہیں رہیں۔

تب مجھکو معلوم ہوا کہ اس دنیا میں سب چیز قید ہے۔ جانور قید ہیں پرندے قید ہیں۔ چرندے قید ہیں۔ اور میں بھی قید ہوں۔ میں قدرت کے ان قوانین کو توڑنے کی سکت اپنے اندر نہیں پاتا۔ میں نے جب دنیاوی قید کا فکر کیا تو میرے اعضاء ٹھنڈے ہو گئے میرا جوش جاتا رہا۔ اور میں اپنی کرسی پر گر گیا۔ مجھکو اپنی زندگی کی ہر چیز میں قید نظر آئی۔ میں بچہ تھا۔ ماں باپ اور عزیزوں کے احکام کا مقید تھا میری مرضی کچھ نہ تھی۔

میں بڑا ہوا مجھکو اپنی قوم کی مرضی کا خیال رکھنا پڑا۔ اپنے وطن کا خیال رکھنا پڑا اور میری مرضی کچلی گئی۔

حکومت کے احکام مجھ پر نافذ ہوئے۔ اور اس نے مجھکو کچل دیا۔

تب میں حیران ہو گیا میں نے سوچا اور پھر سوچا۔ کہ الٰہی یہ کیا حقیقت ہے وہ کیا چیز ہے جس کا نام آزادی اور حریت ہے جس کی تلاش میں دنیا سرگرداں ہے۔ جس کے لیئے میں خیال کرتا ہوں کہ انگریز اس کو چھین رہے ہیں مولا! میرا سانس بھی تو قید ہے کیا یہ انگریزوں کا فعل ہے زمین و آسمان میں سب چیزیں قید ہیں۔ کیا یہ ان کا ہی فعل ہے۔ اس وقت مجھکو معلوم ہوا کہ حریت اور آزادی دو الفاظ ہیں جن کے کوئی معنے نہیں یا معنے ہیں تو کوئی انسان جانتا نہیں۔ سارا نظام کائنات اسی طرح چل رہا ہے اور سب ہی قید ہیں اور اپنے اعمال میں سب ہی آزاد۔ پس آزادی قانون کے اندر ہے اور قید قانون کے باہر۔ تب میں نے پھر سوچا تو معلوم ہوا کہ بیشک سکھ کی زندگی قانون کے اندر ہے تب میں پھر خوش ہو گیا اور میں نے کہا کہ میں اب قانون کے اندر اپنی آزاد زندگی بسر کروں گا۔ میں اس دن سے پُرامن آدمی ہو گیا اور قانون کا احترام کرنے لگا۔ اور ہر ایک قانون کی عزت کرنے لگا جو میرے دل سے حریت کی فکر میں دور ہو رہی تھی۔ اس وقت میں نے خیال کیا۔

ہر اعلیٰ چیز ایک پردے میں چھپی ہوئی۔ اور جو چیز جیسی اعلیٰ ہے اسی قدر پردے میں ہے۔ اور وہ پردہ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ موتی کو دیکھو کیسا اعلیٰ ہے اسلئے سمندر کی تہ میں سیپ کے اندر پڑا ہوتا ہے۔ چھوٹا بچہ ولادت سے پیشتر ایک لطیف چیز ہوتا اسلئے ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ عقل دماغ سے تعلق رکھتی ہے دنیا کی ہر چیز جس قدر اعلیٰ ہو وہ ایک پردہ میں ہو جو اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ اور وہ اپنا وجود اس پردے کے اندر سے بھی ظاہر کرتی رہتی ہیں پس ان پردوں کا نام قید رکھنا سخت غلطی اور نادانی ہے جو چیز باہر ہوتی ہے اسی کو حوادث کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور بالکل اسی طرح حکومت کا بھی حال ہے۔ حکومت اپنے ملک اور ملک کے باشندوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اپنے بہادر سپاہی اس کے لئے کٹا دیتی ہے۔ پس یاد رکھو ہر چیز اعلیٰ ہوتے تک پردے میں ہے اور جب وہ باہر آتی ہے اسکی زندگی کے دن بہت تھوڑے رہجاتے ہیں۔ انگریز ہم پر اور ہمارے ملک پر حکومت کر رہے ہیں وہ ہمارے لئے ایک پردہ کے طور پر ہیں وہ ایک حفاظت گاہ بنے ہوئے ہیں اور ان کو ہر قسم کے آفات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے پس ہم اس عرصہ میں اندرونی ترقی کر سکتے ہیں اس لیئے کہ جب ہم خود باہر میدان میں آجائیں گے اس وقت ہماری اندرونی ترقی کی زندگی تھوڑی رہ جائے گی۔ پس وہ جو ہمیں دشمن کی حفاظت کرتے ہیں اور بطور پردے کے ہیں ہمکو ان سے نفرت نہیں کرنی چاہئے اور ان ایام کو غنیمت جان لینا چاہیئے۔ اسوقت مجھکو سر اقبال کا یہ شعر یاد آیا ؎

بجلی کی زد جس آتے میں پہلے وہی پڑے + جو اس چمن میں سب سے بلند آشیاں ہے

حقیقت یہ ہے کہ آزادی اور حریت قانون کے اندر ہی ہے اور اسی سے انسان ترقی کر سکتا ہے اور یہی راہ اسلام نے بھی ہم کو بتلائی ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ۔ قرآن کریم ہم نے قانون کی کتاب نازل کی ہے ان لوگوں کے لیئے جو کہ امن پسند ہیں۔

سکون

ایک دن دنیا کا شور سنتا سنتا میں تنگ آگیا آخر میں مصر سے بہت باہر جنگل کی طرف رات کے وقت نیل کے کنارے چلا گیا۔ وہاں ہلکی اور عمدہ ہوا تھی۔ نیل سکون سے چل رہا تھا ہر طرف سناٹا تھا۔ میں وہاں دیر تک کھڑا رہا مجکو بڑی مسرت حاصل ہوئی اور طبیعت میں ایک سرور پیدا ہو گیا۔ لیکن آخر میں مجبور ہوا کہ میں پھر اس شور خانہ کی طرف لوٹوں میں مکان پر آگیا۔ پھر وہی مکان کی دیواریں میرے گرد تھیں۔ اور وہی پہلا سا شور کانوں میں گونجنے لگا۔ میں نے اس وقت سوچا تو معلوم ہوا کہ دنیا اور اس کے بندوں سے جس قدر بُعد حاصل ہو جائے اسی قدر سکون اور راحت ہے۔ جس قدر قریب ہو جاؤ اسی قدر مصیبت۔

دنیا میں رہ کر جنگلوں میں زندگی بسر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انسان اس کے لیئے مجبور ہے۔ تب میں نے سکون کی راہوں پر غور کیا۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ سکون اور سرور کا چشمہ دراصل خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ انسان اس چشمہ میں اپنے آپ کو کھو دے۔ اور اس دنیا سے بالکل نکل جائے کیونکہ یہی سکون کا منبع ہے۔

محمود احمد از مصر

بمبئی سے لنڈن پانچ دن میں

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۲۷ء کے موسم بہار میں وہ عظیم الشان ہوائی جہاز جو اب بیڈ فورڈ میں بنایا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے لئے مقرر کر دیا جائے گا۔ یہ خالص فولاد کا بنایا گیا ہے اور ایک سو مسافروں کی اس میں گنجائش ہے ہر قسم کا آرام اور سامان راحت مہیا کیا گیا ہے۔ تماکو نوشی کی بھی اجازت ہے۔ لنڈن سے بمبئی تک صرف پانچ دن کا سفر ہوگا لنڈن سے بمبئی تک درجہ اول کا کرایہ ساڑھے سات سو روپیہ ہوگا۔ اور محصول ڈاک ڈیڑھ آنہ فی خط لیا جائیگا۔

کفایت شعاری ضروری ہے

گاندھی جی نے بلگام کانگرس پر خود ایک ریویو کیا ہے اس میں انہوں نے کانگرس کے مسرفانہ اخراجات پر بھی نظر ڈالی ہے وہ کہتے ہیں کہ۔

سبجکٹ کمیٹی کے ممبروں کے لئے جو سامان خورد نوش مہیا کیا گیا تھا وہ ضرورت سے زیادہ مسرفانہ اور پرتکلف تھا اس کے لئے ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ کانگرس ان غریب مزدوروں کی نمائندہ سمجھی جاتی ہے جو ہندوستان کی آبادی کا بڑا حصہ ہیں ہمیں حتی الامکان اپنا معیار زندگی ویسا ہی بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے جیسا کہ ان مزدوروں کی حالت کے اعتبار سے مناسب اور موزون ہو۔

فی الحقیقت اس اقتصادی جنگ میں کفایت شعاری کی بے حد ضرورت ہے۔ سفر یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے عمل سے دکھایا کہ کس طرح پر جائز ضروریات بھی کفایت شعاری کی مدمیں لائی جا سکتی ہیں۔ کھانے کے متعلق آپ نے حکم دیدیا تھا کہ صرف ایک قسم کا سالن دسترخوان پر آنا چاہیئے اور ایسا ہی خطوط کے متعلق حکم دیا تھا کہ وفد کے ممبروں کو ہفتہ وار صرف ایک خط لکھنے کی اجازت ہے۔ اور جب کبھی باہر جانا ہوتا تو قریب ترین اور سستا راستہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ریلوے اسٹیشن تک عموماً پیدل جانے کی ہدایت تھی۔ ہماری جماعت میں کفایت شعاری کی تعلیم پر عمل کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

ہمارے یہاں سالانہ جلسہ پر پوری سادگی کا اہتمام ہوتا ہے اور سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا اور ایک ہی قسم کا پرالی کا فرش سونے کے واسطے ہوتا ہے ×

لیکن ضرورت ہے کہ ہم اپنی روزانہ زندگی میں من حیث القوم سادگی اور کفایت شعاری کو اختیار کریں۔

امدادی فنڈ کی ضرورت ہے

میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ لکھا ہے کہ ہماری جماعت میں اس قسم کا کوئی امدادی فنڈ خصوصیت سے نہیں جس سے کسی احمدی بھائی کے فوت ہو جانے پر اس کے پسماندگاں کی لازماً اور باقاعدہ امداد کی جا سکے۔

دوسری تمام اقوام اور جماعتوں میں اس قسم کی سوسائیٹیاں قائم ہیں اور ہمارے ہاں اس قسم کا کوئی بنک نہیں ہے جہاں سے حسب ضرورت کوئی بھائی اپنی ایسی ضرورتوں میں جلا بدی اور بغیر گراں بار ہونے کے مدد لے سکے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض حالتوں میں لوگ اپنے آپ کو مجبور سمجھکر ہندو سود خواروں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اس کا اثر جماعت کی اخلاقی اور مالی حالت پر بہت برا پڑتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مدبروں اور ذمہ دار افسروں کو کوئی تجویز اس قسم کی نکالنی چاہیئے جس سے جماعت کی مالی مشکلات دور ہو سکیں۔

طلاق کی ضرورت کا احساس ہندوؤں میں

نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ ہندو قوم نے آخر مسئلہ طلاق کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے۔ لکھنؤ کی سوشل کانفرنس اور بلگام کی آل انڈیا سوشل کانفرنس میں اس مسئلہ پر خوب بحث ہوئی ہندو لیڈروں کی بہت بڑی تعداد طلاق کے حق میں ہے لکھنؤ کی کانفرنس میں یہ ریزولیوشن بدیں الفاظ پیش ہوا کہ۔

اس کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ وقت آگیا ہے جب مجلس مصلحان قوم کو اس امر کی تعلیم دیں کہ ہندو سوسائٹی کے لئے طلاق کا قانون جاری کیا جائے۔

ہندو سوسائیٹی نے عورتوں کی گری ہوئی حالت اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے مسئلہ طلاق کو ضروری سمجھا ہے پرانے خیال کے لوگ مخالفت بھی کر رہے ہیں مگر یہ قانون آج نہیں تو کل ضرور بنے گا اس لئے کہ معاشرتی ضروریات میں یہ بہت بڑی ضرورت ہے اگر ہندو مرد نہیں تو عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گی اور

یہ اسلامی اصولوں کی فتح ہے

جو مغربی اور مشرقی ممالک میں ہو رہی ہے۔

الحکم میں تصاویر کا سلسلہ

میں الحکم کو مفید۔ دلچسپ اور پہلے سے زیادہ مضبوط بنانے کی فکر میں ہوں میری کوشش محض ہیچ ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل میری دستگیری نہ کرے۔ اور احباب اس کام میں میرے معاون نہ ہوں۔

میں نے ارادہ کیا ہے کہ الحکم میں اہم اور ضروری حالات کے ساتھ ضروری فوٹو بھی دیے جاویں جیسا کہ اس سے پہلے بھی اعلان کیا گیا ہے۔ لیکن اس اضافہ پر بہت خرچ آتا ہے۔ اس لئے بسر دست ہفتہ وار تو نہیں لیکن ماہانہ یا مہینے میں دو مرتبہ جیسی صورت حالات کے ماتحت ہو سکی تصاویر دی جائیں گی۔ چنانچہ اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز یا فروری کی پہلی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے خدام سفر یورپ کا گروپ دیا جائیگا اور اس طرح پر سفر یورپ کے بعض مناظر اور مختلف تبلیغی مشنوں اور مشنریوں کے حالات کو شائع کیا جائے گا اسی طرح پر سلسلہ کی تاریخ اور اعظم الرجال سلسلہ کے حالات اور فوٹو بھی الحکم میں انشاء اللہ شائع کرنے کا میں انتظام کر رہا ہوں ابھی اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ احباب الحکم کی اشاعت کے دائرہ کو جس قدر وسیع کریں گے اور اس کی اعانت میں اپنا ہاتھ بڑھائیں گے اسی قدر انشاء اللہ العزیز الحکم مفید۔ دلچسپ اور مضبوط ہو سکے گا۔ میں الحکم کی توسیع اشاعت کے لئے بعض احباب کو تحریک کر رہا ہوں، اور میں شکر گذاری سے ظاہر کرتا ہوں کہ بعض احباب نے حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔ میں ایک بار کہدینا چاہتا ہوں کہ الحکم کو میں زندہ رکھنا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکو اپنا بازو کہا اور میں الحکم کو اس لئے زندہ رکھنا چاہتا ہوں کہ

وہ خدا کا ایک نشان ہے

مقدمات کی پیشگوئی میں وہ داخل ہے اور اس کے ذریعہ مولوی کرم دین صاحب پر سزا کا حکم جاری ہوا۔ پس میرے اس منشاء کو مد نظر رکھ کر اس کی اشاعت میں کوشش کرو۔ یہ امر واقع ہے کہ میں متواتر کئی سال سے الحکم پر کئی ہزار روپیہ اپنی جیب سے خرچ کر چکا ہوں اور وہ اپنے اخراجات کا بار بھی نہیں اٹھا سکتا اس لئے ایسے دوستوں اور سرپرستوں کی ضرورت ہے جو عام قیمت نہیں بلکہ سرپرستوں کی قیمت دیں اگر دو سو آدمی ایسے نکل آئیں الحکم نہایت شان اور قوت سے اپنا دائرہ عمل وسیع کر سکتا ہے اور میں خدا تعالےٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ وہ ایسے بزرگوں کو کھڑا کر دے گا۔

خریداران الحکم سے گذارش

اخبار کی چٹیں نئے سرے سے ترتیب دی جا رہی ہیں لہذا جن احباب کو اپنے ایڈریس تبدیل کرانا ہوں وہ دفتر کو جلد اطلاع دیں۔

"مینجر الحکم"

دنیا کا ہفتہ

ممالک غیر

کیا فرانس شام چھوڑ دیگا

قسطنطنیہ کا اخبار "استقلال" ناقل ہے کہ پیرس کی اطلاع ہے کہ وہاں کے بعض سیاسی حلقوں میں یہ خبر ہے کہ فرانس شام کو چھوڑ کر وہاں سے بالکل ہی چلا جانا چاہتا ہے۔

قسطنطنیہ کے ناچ گھر بند کر دیئے گئے

ترکی اخبار وطن رقمطراز ہے کہ گورنر استنبول نے شہر کے تمام ناچ گھر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس پر مختلف شہروں سے ان کو پیغام مبارکباد آ رہے ہیں کہ دوسرے شہروں میں بھی ایسا ہی حکم امتناعی صادر ہونا چاہیئے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کا جدید پریذیڈنٹ

پیرس ۱۳ جنوری ہین لیوی کو از سر نو ایوان کا پریذیڈنٹ منتخب کر لیا گیا ۳۱۳ ووٹ موافق اور ۲۴۲ مخالف آئے تھے۔ مخالف حکومت جماعت نے رائے نہیں دی تھی۔

جرمنی میں ہولناک ریلوے تصادم
لاشوں اور زخمیوں کے روح فرسا مناظر

لنڈن ۱۳ جنوری کل جس ریلوے تصادم کا حال شایع کیا گیا تھا آج اس کی مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ کہر اور تاریکی ڈرائیور کو خطرہ کا سگنل نہ سوجھا ۲۳ آدمی ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے، اور یہ تمام آدمی ادس گاڑی کے مسافر ہیں جو کہ استادہ تھی؛

تصادم اس قدر شدید تھا کہ آخری گاڑی میں جو مسافر تھے ان میں سے ۱۲ آدمی تو ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے جسم گوشت کا لوتھڑا بن گئے تھے، ان غریبوں کی شناخت ان کاغذات سے ہوئی جو ان کی جیبوں سے برآمد ہوئے، آخری دو گاڑیوں کے تمام مسافر ہلاک ہوئے، اس کے بعد جو مناظر دیکھنے میں آئے۔ وہ بدرجہ غایت روح فرسا تھے، تمام اسٹیشن نمونہ مقتل بن رہا تھا جہاں لاشیں اور بسمل خاک و خون میں غلطاں نظر آتے تھے ایک منظر اس قدر دردناک تھا کہ دیکھا نہ جاتا تھا۔ اور وہ یہ کہ ایک بچہ اپنی مردہ ماں کو پکڑنا چاہتا تھا کہ اس کا پھیلا ہوا ہاتھ بھی کٹ گیا۔

ایسا ہی حادثہ علاقہ ترہ ہر میں ہوا تھا جہاں تین آدمی ہلاک ہوئے اور پانچ مجروح یہاں یکسو ہلکا انجن ایک مسافر گاڑی سے ٹکرا گیا۔

فاقہ مستان انگلستان کی تعداد میں اضافہ

لنڈن ۱۳ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ میں بیکار آدمیوں کی تعداد میں بقدر ۴۳ ہزار نفوس اور اضافہ ہو گیا ہے۔

اطالیہ میں خفیہ انجمنوں کے خلاف قانون

رومتہ الکبریٰ ۱۲ جنوری۔ فرقہ فسطیطی کے حالات مضبوط کرنے کی غرض سے آج سائنیور مسولینی نے ایوان پارلیمنٹ میں ایک قانون کا مسودہ پیش کیا جو ملک کی تمام خفیہ انجمنوں کے خلاف ہے۔ جن میں فریمیسن بھی داخل ہے۔

اس قانون کی رو سے تمام سرکاری ملازموں کو ایسی انجمنوں کا ممبر بننے سے ممانعت کی ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ ایسی انجمنوں کے ضوابط و قواعد میں حسب ضرورت ترمیم کر دیں۔

پرنس ہنری کی نسبت کی خبر

لنڈن ۱۱ جنوری (انگلشمین کا خاص تار) اخبارات میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ ملک معظم کے تیسرے صاحبزادہ پرنس ہنری کی نسبت لیڈی میری مانٹیگو ڈگلس اسکاٹ سے قرار پائی ہے شہزادہ کی عمر ۲۵ سال اور لیڈی صاحبہ کی عمر اس سے کسی قدر کم ہے۔

ہندوستان و پنجاب

ہندوستان میں فولاد سازی کے لئے سرکاری امداد

دہلی ۱۴ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ مجلس قانون ساز ہند کے آئیندہ اجلاس میں ایک تجویز اس مطلب کی پیش ہونے والی ہے کہ ہندوستان کی حرفت فولاد سازی کے لئے گذشتہ اکتوبر سے لیکر ۳۰ ستمبر ۱۹۲۵ء تک کے لئے سرکاری امداد دی جائے جو ۵۰ ہزار روپیہ سے زائد نہ ہو،

گورنر پنجاب کی خدمت میں اینگلو انڈین جماعت کا وفد

دہلی ۱۴ جنوری سر میلکم ہیلی نے کل اینگلو انڈین جماعت کا اور ہندوستان کے توطن پذیر یوروپینوں کے ایک وفد کو شرف باریابی بخشا، انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ ہندوستانیوں کی مزید بھرتی کی اسکیم میں وہ ہندوستان کے باشندے تصور کئے جائیں، اور پنجاب کی قانونی کونسل میں ان کا ایک آدمی جسے کہ ان کی اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کرے گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کیا جائے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ گذشتہ چند روز سے سردی بہت چمک اٹھی ہے ہر روز گویا برف پڑتی ہے × سردی کی شدت کے ساتھ نمونیا کے کیس بھی ہو رہے ہیں جو طاعونی رنگ رکھتے ہیں۔

طاعون کے انسداد کی اور حفظ ما تقدم کے لئے ۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء کو ناظر صاحب امور عامہ نے ایک انتظامی اور انسدادی میٹنگ کی جس میں قادیان کے ہندو مسلمان اور سکھ احباب بھی بلائے گئے۔ اور قصبہ کی صفائی کے لئے اور عام انسدادی تدابیر کے واسطے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ۱۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو ایک عام جلسہ کرنے کی بھی منادی کی گئی ہے۔ مگر بارش کی وجہ سے نہ ہو سکا۔

۲۔ حضرت اقدس کی صحت الحمد للہ اچھی ہے اور خاندان نبوت اور خلافت اولیٰ کے تمام ممبر الحمد للہ بخیریت ہیں ہ حضرت کی توجہ خصوصیت سے جماعت کی عملی فلاح کی طرف ہو رہی ہے عورتوں کی تعلیم کی بھی آپ کو بہت فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام تدابیر کو بابرکت، اور آپ کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرماوے۔

براہین احمدیہ مکمل اڈیشن اوّل
نہایت سستا سودا

ایک دوست کے پاس براہین احمدیہ مکمل مجلد پہلے اڈیشن کی ہے جو اب نایاب ہے وہ اپنی مشکلات مالی کی وجہ سے مجبوراً اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں عہ قیمت پر دیدیں گے یہ کتاب ایک سو روپیہ میں بھی سستی ہے اس لئے کہ نایاب ہے۔ پہلی درخواست جو نقد قیمت کے ساتھ آئیگی اس کی تعمیل ہوگی۔

دفتر الحکم میں درخواست کی جاوے

اسلامی دنیا

نجد و حجاز

سلطان ابن سعود اپنے آپ کو اتحاد عرب کا سپاہی تصور کرتے ہیں اور وہ تشدد کی پولیسی پر عامل ہونا نہیں چاہتے۔ قطیف اور احسا میں شیعہ عقاید کے لوگ بھی آباد ہیں۔ انہیں اپنے مذہبی معتقدات اور دیگر امور میں کامل آزادی حاصل ہے۔

دمشق کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ وہاں تحریک ہے کہ شام سے بھی ایک وفد مکہ مکرمہ بھیجا جاوے۔ یہ بھی خبر ہے کہ عراق کا ایک وفد بھی ان کے ساتھ شریک کر دیا جاوے۔ وفد مذکور صلح کی کوشش کریگا۔

ترکی اخبار لکھ رہے ہیں کہ یورپ امیر علی کو سامان جنگ پہنچا رہا ہے اور مکہ معظمہ پر اس کے دوبارہ قبضہ کی کوشش کرتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جاوا میں اعلان کیا ہے کہ چونکہ حجاز کی حالت قابل اطمینان نہین۔ اس لئے لوگ امسال حج کو نہ جائیں۔

الشیخ بدر الدین (دمشق میں میں ان سے ملا تھا عرفانی) نے دمشق میں حکومت نجدیہ کے معتمد سے ملاقات کر کے نجدیوں کے عقاید کی نسبت معلوم کیا معتمد نے جواب دیا کہ ہمارا مذہب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بال بھر بھی ہٹا ہوا نہیں۔ ہم نے مضبوطی سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو پکڑ لیا ہے اور اسی پر وہ عامل ہیں۔

امیر علی کی فوجیں جدہ سے روانہ ہو گئی ہیں اور مکہ معظمہ کی جانب بحرہ تک پہنچ چکی ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنا جنگی مرکز قایم کیا ہے تین دستہ سپاہ مکہ معظمہ کے محاصرہ کے لئے روانہ کی گئی ہے اس وقت کہا جاتا ہے حالات موافق ہیں ان اسلحہ کے علاوہ جو حجاز کی حکومت کے پاس ہیں اٹلی سے ۵ مسلح موٹر کاریں میدانی توپوں اور دو مشین گنیں بیس ہزار رائفل اور ۵ بم برسانے والے غبارے بھی پہنچ گئے ہیں۔ ابن سعود نے مکہ میں دس ہزار فوج جمع کر لی ہے

سلطان ابن سعود کا داخلہ بیت اللہ الامین

"میری فوجیں عنقریب حجاز سے رخصت ہو جائینگی"

صرف مکہ میں اسلامی حکومت کے قیام کا انتظار ہے

سلطان ابن سعود جب مکہ معظمہ گئے تھے تو ان کے ساتھ بہت شان و شوکت کے سامان موجود تھے ایک رسالہ ساتھ تھا۔ اور چار ہزار مختلف قبائل کے آدمی موجود تھے۔ توپخانہ بھی آگے آگے جا رہا۔ خاص اسٹاف اور بعض اخباری نمائندے بھی تھے۔ اس شان و شوکت کے ساتھ جب سلطان ابن سعود مکہ معظمہ کے قریب پہنچے تو خالد ابن لوئی نے چودہ ہزار فوج سے آپ کا استقبال کیا۔ اس فوج کے ساتھ موسیقی نہیں تھی۔ لیکن قبائل کے دف تھے جو نہایت زور شور کے ساتھ بج رہے تھے۔ توپوں سے سلامی دی گئی۔ مکہ معظمہ کے مشیوخ و اعیان شہر سے دو گھنٹہ کی منزل پر آ کر انتظار میں ٹھیرے تھے۔ یہاں سے سلطان سفر کے گھوڑے سے اتر کر دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ سلطان نے یہ پسند نہیں کیا کہ اتنا لشکر مکہ معظمہ میں داخل ہو۔ لہذا اسے باہر ہی کمر کھولنے کا حکم دیدیا۔ اور خود گھوڑے سے اتر کر پاپیادہ بیت الحرام کی طرف چلے۔ باہر سے اظہار احترام کے بعد اندر گئے۔ اور نماز شکر ادا کی۔ اس کے بعد سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس وقت ان پر بہت اثر تھا آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ اس کے بعد ان کے ساتھیوں نے طواف کیا۔ اور نعرہائے تکبیر بلند کئے۔

تقریر سلطانی

مکہ معظمہ پہنچنے کے دوسرے دن تمام اعیان و اشراف کے جلسہ میں ایک زبردست تقریر کی۔ مکہ معظمہ کے باشندوں نے کبھی ایسی شاندار اور اسلامی تقریر نہیں سنی تھی۔ اول تو خدا تعالیٰ کی حمد کی۔ اور پھر اپنے اعلیٰ اغراض پیش کئے سلطان ابن سعود نے فرمایا۔ کہ اس جنگ سے مقصد یہ نہیں تھا کہ نجد کے ملک میں جدید املاک کا اضافہ کر دیا جاوے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ اللہ کے دین کو بلند کیا جاوے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری فوجیں بہت جلد مکہ اور حجاز سے رخصت ہو جائیں گی۔ اور یہاں کی عنان ادارت ایک ایسی مدنی اور ترقی پرور حکومت کے سپرد کر دی جائے گی جو حجاز کی ثروت کی ضامن ہو اور عالم اسلام کو اسپر اعتماد ہو اور تمام دنیا کے مسلمان اس کی امداد کریں۔

ہم نے جو کچھ کیا اس میں کوئی ذاتی فائدہ منصور نہیں تھا بلکہ یہ سب اللہ کے راستہ میں کیا۔ اس اللہ کی راہ میں جس نے انسان کو ایک گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا میرا مقصد کبھی بھی حجاز کے ساتھ برائی کرنے کا نہیں رہا۔ یہ بات ایک بہادر عرب کے ذہن میں نہیں آسکتی کہ وہ اس گھر کی ہتک کرے یہ تمام مسلمانوں کا گھر ہے۔ اور میں بھی تم میں سے ایک مسلمان ہوں۔ جب تک میں ظالم ہوں تو میں تم سب سے کمزور ہوں گا لیکن جب میں عادل ہوں تو میں تم سب سے قوی ہوں گا یہی کامیابی کا راز ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جبتک اس میں عدل نہ ہو۔ اسلامی قوم کے تو خمیر میں عدل ہونا چاہیئے۔ بعض اسلامی قوموں کے زوال کا باعث یہی ہے۔ کہ انہوں نے عدل و انصاف کو ترک کر دیا ہے۔

ایہا الناس! بیت اللہ اپنی شان گذشتہ پھر حاصل کرلے گا۔ یعنی اگر کسی شہر میں بے انصافی ہو تو مسلمان بیت الحرام کو عدل مجسم پائیں گے۔ اور جلد ایک اسلامی مجلس کا مرکز ہوگا۔ جو اسلام کے مفاد کی حفاظت کیا کرے گی اور اقوام میں خیر اور عدل کے پھیلانے میں نمایاں حصہ لیگی میں نہایت تاکید کے ساتھ اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہوں کہ میرا مقصد توسیع سلطنت نہیں ہے۔ نجد کو توسیع کی حاجت نہیں۔ لیکن ہمارا مقصد صرف اعلائے کلمۃ اللہ تھا۔

ترکی و مصر و مراکش وغیرہ

ترکی سے انتقام لینے کے لئے ارمنوں نے ایک باغیانہ جمیعت قایم کی ہے جس کا مرکز بلغاریہ میں ہے اور شاخیں ترکی کے ہمسایہ ممالک میں۔ ترکی کے لیڈروں کا قتل اولین مقصد ہے۔

ترکی اور فرانس کے دوستانہ تعلقات میں روزافزوں ترقی ہے اور طرفین میں اظہار اعتماد کیا جا رہا ہے۔

شام کا ہائی کمشنر شام کو جاتے ہوئے انگورہ میں ٹھرا ہے کہا جاتا ہے کہ حدود ترکی و شام کے متعلق حکومت انگورہ سے گفت و شنید کریگا۔

پرنس عمر طوسون پاشا ڈیلیس اعظم مصر نے ایک لاکھ فرانک آل عثمان کی امداد کو دیا ہے۔

گورنمنٹ ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ فوجی افسروں کی ایک جماعت ترکی روانہ کی جائے جو ترکی فوج میں رہ کر مختلف اسلحہ جنگ کے استعمال اور فنون جنگ میں تربیت و مہارت حاصل کرے۔

مصر میں ایک جدید یونین پارٹی قایم ہوئی ہے جسمیں اکثر زاغلول پارٹی کے اراکین شریک ہو رہے ہیں اور انتخاب جدید میں زاغلولی جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں۔

قبائل اخوان نے جو سلطان ابن سعود کے پیرو ہیں نفریہ کی ۷ میل کے فاصلہ پر قبایل عراق پر متعدد حملے کئے ہیں اب ہوائی فوج نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ انپر زبردست حملہ کر کے مشین گنوں کے ذریعہ انپر گولہ باری کی ہے اور پچاس آدمی اور متعدد اونٹ ہلاک کئے۔

علماء سوء کی اصلاح ضروری ہے

الحکم میں یہ آواز سب سے پہلے اٹھائی گئی تھی کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے علماء سوء کی اصلاح ضروری ہے اس لئے کہ تمام خرابیاں انہیں کے کوچہ او رحجرہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ آواز اب اسلامی پریس میں اپنی گونج پیدا کر رہی ہے۔ معزز ہمعصر حنیف نے جو جہاد علماء دیوبند کے خلاف کیا ہے شروع کیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ بمبئی کے معزز معاصر وحدت نے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا ہے اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کا باعث علماء سوء کو قرار دیا ہے چنانچہ معزز معاصر لکھتا ہے۔

"یہ امر ناقابل برداشت ہے کہ مسلمانوں کو قرون اولیٰ سے جس قدر بعد ہوتا گیا ان پر عیسائیت، ہندویت اور دہریت وغیرہ کا رنگ چڑھتا گیا یہاں تک کہ آج اسلام ہماری بد قسمتی سے کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ ایک خاص قسم کے تمدن کا نام معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری اقوام اور مذاہب کے دل میں ہم اسلام کی کوئی خاص قدرت عظمت پیدا نہیں کر سکتے۔ ہم محراب و ممبر پر اکثر اسلام کی خوبیاں اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کا وعظ سناتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ عملی حیثیت سے ہم کتنے ایسے اشخاص پیش کر سکتے ہیں۔ جو تمام فضائل و خصائل اسلامی کے حامل ہوں جو اپنی زندگی کو اسوہ حسنہ کے زندہ نمونہ کی حیثیت سے پیش کر سکیں۔

اس کے ساتھ اگر عوام کی حالت پر نظر کی جائے تو ان کے افعال و کردار اور دنیادی معاملات ان لوگوں سے بدرجہا بدتر ہیں جنکو کافر و مشرک اور بے دین کہا جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی ترقی کا اصل راز محض اس کے اصول و احکام کی بہتری و برتری نہ تھی بلکہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی عملی زندگی تھی۔ نہ انہوں نے بزور شمشیر ملکوں کو فتح کیا نہ انھوں نے منطقیانہ و فلسفیانہ دلائل سے دماغوں کو مسخر کیا بلکہ انہوں نے کامل ترین اخلاق اور عملی زندگی سے لوگوں کو مغلوب اور مفتوح کیا۔ ان کے ہر لفظ میں ایک روحانی قوت ان کے اخلاق میں ایک برقی طاقت اور انکی آنکھ میں ایک مقناطیسی کشش تھی جس کا دنیا میں کوئی قوت مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ان روحانی جذبات اور اسلامی اخلاق کے نتائج و اثرات تاریخ عالم کے صفحات میں روز روشن کی طرح نظر آتے ہیں۔ اس کے برخلاف مسلمانوں کی جیسی کچھ حالت ہے وہ بھی آنکھوں کے سامنے ہے اور ہمارے نزدیک مسلمانوں کی زوال میں علماء سوء کی خود غرضی انکے باہمی جنگ و جدل اور وجاہت طلبی کو بہت بڑا دخل رہا ہے۔ ان کے اخلاق و روحانیات میں جسقدر بدتر تبدیلی ہوتی گئی۔ اس سے صد چند خرابیاں عوام کے دلوں پر مسلط ہوتی گئیں جنکی اصلاح کی اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی تھی کہ پہلا علماء خود اپنی اصلاح کریں اور ایکدوسرے کے ساتھ جو منافرت اور رقابت رکھنا انکا صدیوں سے مسلمہ شعار ہو گیا تھا اسکو ترک کرکے پہلے آپ متحد ہوں اور عوام کی اصلاح و بہبودی کی کوشش کریں۔

مطبوعات جدیدہ

میں نے گذشتہ اشاعت میں ان تالیفات کے متعلق ریویو کرنے کا اعلان کیا تھا جو دفتر الحکم میں پہنچی ہیں۔

احمدیہ کتاب گھر کی تالیفات

احمدیہ کتاب گھر قادیان نے ۱۹۲۶ء میں بہت سی کتب شایع کی ہیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل میرے پاس پہنچی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے دو لیکچر — حضرت خلیفۃ المسیح کا سیاسی لیکچر جو لندن کی کنزرویٹو پارٹی کے سامنے ڈچ ہال میں دیا تھا دوسرا لیکچر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر آپ نے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے دیا تھا۔

آریوں کی کتابوں کا جواب — آریوں نے رنگیلا رسول کے نام سے ایک پمفلٹ لکھ کر مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی اسکا جواب برگزیدہ رسول کے نام سے مہاشہ فضل حسین صاحب نے لکھا ہے۔ اور بہت اچھا لکھا ہے۔

آریہ سماج اور گاندھی — جناب گاندھی صاحب نے آریہ سماج کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر کے آریہ سماج کو اپنا دشمن بنا لیا تھا آریو نے بڑے بڑے آرٹیکل ان کے خلاف لکھے مہاشہ فضل حسین صاحب نے اس پر محاکمہ لکھا ہے اور قابل مطالعہ محاکمہ ہے

آئینہ اسلام مع ویدک دہرم کی عکسی تصویر
یہ مہاشہ فضل حسین صاحب کی تصنیف ہے اور آریوں کی زہریلی کتاب اسلام کی اندرونی تصویر کا مسکت جواب ہے

یہ تمام کتابیں نہایت عمدہ چھپی ہیں اور مفید اور قابل اشاعت ہیں

رپورٹ جلسہ مہوتسو — ۱۸۹۶ء میں جو جلسہ مذاہب لاہور میں ہوا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زبردست مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھا گیا تھا اس کی مفصل رپورٹ ایک بار چھپ کر رہ گئی تھی احمدیہ کتاب گھر نے اسے دوبارہ مکمل چھاپا ہے اور میرے خیال میں قابل قدر کام کیا ہے مجھے اس کتاب کو دیکھ کر اس لئے بھی خوشی ہے کہ اس رپورٹ کا وہ تمام حصہ جو لکھے ہوئے لیکچروں کے بغیر تھا وہ میرا ہی لکھا ہوا ہے۔ اور میں نے ہی اسے مرتب کیا تھا۔ اس وقت جبکہ میری عمر ۲۰ سال کی تھی۔
یہ تمام کتابیں احمدیہ کتاب گھر قادیان سے ملینگی۔

احکام القرآن — حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم پر احکام القرآن کے نمبر دیے تھے حکیم محمد دین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے ان نوٹوں کو جمع کر کے اپنے فہم کے موافق ترتیب دیکر احکام القرآن کے نام سے ایک خوبصورت رسالہ تیار کیا ہے۔ اور ترجمہ بھی دیدیا ہے۔ یہ سالہ اس غرض کے لئے ہے کہ یکجائی طور پر انسان کے سامنے اوامر و نواہی رہیں۔
یہ رسالہ اس غرض کے لئے بہت مفید ہے ایک روپیہ قیمت پر حکیم صاحب موصوف سے مل سکتا ہے۔

وصیت نمبر ۲۱۷۸

میں عائشہ بی بی زوجہ رسول بخش ساکن کیکیانوالی ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ اور عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرید ہوں۔ اور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت جو میری جائداد قیمتی ما ۱۲ کی ہے۔ اسمیں سے ۱۰ حصہ وصیت ادا کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کے بعد اگر کوئی میری اور جائداد پیدا یا ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی المرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء۔ گواہ شد۔ بقلم خود علی محمد

العبد

عائشہ بی بی زوجہ رسول بخش

گواہ شد

غلام رسول ساکن چانگریاں بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۷۷

میں رسول بی بی زوجہ نظام الدین بروالہ ساکن چانگریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت جو میری جائداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

اس وقت جو میری جائداد ہے۔ اس میں سے جو روپیہ میری وصیت میں میرے ذمہ آتا ہے میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۰ حصہ موعودہ کی رقم لعہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اس کے بعد جو میری جائداد کوئی اور پیدا ہو یا ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ المرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء گواہ شد۔ نظام الدین خاوند موصیہ۔ العبد۔ رسول بی بی موصیہ گواہ شد۔ گواہ شد

غلام رسول سکنہ چانگیریاں۔

وصیت نمبر ۲۱۷۶

میں فاتحہ بی بی زوجہ متہاب نمبردار قوم زمیندار بی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد قیمتی ساٹھ روپیہ کی ہے اسکو ۱/۱۰ حصہ کی قیمت عہ اپنی زندگی میں داخل کر دوں گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ المرقوم ۷ جولائی ۱۹۲۴ء

گواہ شد

غلام رسول احمدی بقلم خود سکنہ چانگریاں

العبد

فاتحہ بی بی زوجہ متہاب نمبردار بقلم خود

گواہ شد۔ گواہ شد

بقلم محمد رمضان احمدی رحیم بخش ۷/۲۴

وصیت نمبر ۲۱۷۳

میں راجن بی بی زوجہ جوایا قوم زمیندار ساکن کیکیانوالی ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت جو میری جائداد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ جو روپیہ میری وصیت میں آتا ہے میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مالعہ روپیہ ہے جس میں سے للعہ ادا کروں گی۔ اگر اس کے بعد میری کوئی جائداد پیدا یا ثابت ہو گی۔ تو اس قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ۷ جولائی ۱۹۲۴ء۔

گواہ شد

غلام رسول سکنہ چانگریاں بقلم خود

العبد۔ گواہ شد

راجن بی بی موصیہ۔ محمد رمضان احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۷۲

میں زینب بی بی بنت عمر بخش قوم زمیندار ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) اس وقت جو میری جائداد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

(۲) جو روپیہ میری وصیت میں آتا ہے۔ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر فوت ہو جاؤں تو باقی میرے وارث ادا کر دیں گے۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے للعہ روپیہ جس میں سے للعہ ادا کروں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو گی تو اس کے اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ المرقوم ۷/۲۴ ۲۴

گواہ شد۔ العبد۔ گواہ شد

علی محمد ولد شیخ دین۔ زینب بی بی موصیہ۔ بقلم خود غلام رسول

وصیت نمبر ۲۱۸۲

میں مفتی عبد السلام صادق ولد مفتی محمد صادق قوم قریشی عثمانی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد ایک کنال زمین قیمتی سعار روپیہ ہے جو محلہ دار الفضل بر لب سڑک کلاں واقعہ ہے۔ ۲۷ اگست ۱۹۲۴ء عبد السلام صادق

گواہ شد گواہ شد

محمد دین کارکن دفتر ڈاک محمد شادی خان

وصیت نمبر ۲۱۱۱

میں حاجی عبد الصمد نومسلم ولد بیدسنگھ جٹ ساکن قادیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

دوکان احمد نور صاحب پٹھان کی جو اس کے چوبارہ کے نیچے ہیں صمار روپیہ میں رہن لی ہوئی ہے۔ اور نشار روپیہ میں احمد نور کا شرقی کچا مکان جو ڈھاب کے کنارے پر ہے۔ وہ بھی رہن ہوا ہے۔ ۱۲ کنال ۳ مرلہ زمین ماسٹر مولا بخش کے ماعہ روپیہ میں لی ہوئی ہے۔ اور ما ۱۰ عہ میں سید ولایت حسین کا مکان رہن لیا ہوا ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ ڈاکخانہ میں جمع ہے اور ما ۱۰ عہ منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پور کے پاس امانت ہے۔ فقط حاجی عبد الصمد نومسلم ۲۴/۲۴

گواہ شد

ماسٹر عبد الرحمٰن بی۔ اے امہر سنگھ قادیان

گواہ شد

حاکم دین دوکاندار قادیان

محترم ناظرین! خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل سے دفتر بری الذمہ ہے۔ "مینیجر"

وصیت نمبر ۲۱۵۹

میں کرم بی بی زوجہ میاں محمد بخش صاحب نجار ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی جائداد یا رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی زیورات چاندی و سنہری قیمتی ... روپیہ ہیں۔ ۵/۲۴ ۷

گواہ شد۔ مستری مہر اللہ لیپر موصیہ۔ العبد۔ کرم بی بی بیوہ محمد بخش۔ گواہ شد۔ غلام رسول راجیکے از قادیان

وصیت نمبر ۲۱۵۸

میں سکینہ بی بی زوجہ مولوی محمد اعظم راجپوت کھوکر ساکن تہہ غلام نبی ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

(۲) میری موجودہ جائداد اس وقت ... روپیہ کا زیور ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل کرتی ہوں۔ اور عاشر ط اول بھی داخل کرتی ہوں۔ فقط والسلام ۴/۲۴ ۲۴

گواہ شد۔ زین العابدین سکرٹری۔ العبد سکینہ بی بی۔ گواہ شد۔ مولوی محمد اعظم خاوند موصیہ بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۸۰

میں برکتے زوجہ قادر دین صاحب شکار راجپوت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی٭ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔

(۲) میری موجودہ جائداد ایک سو روپیہ کا زیور ہے اور مہر ... روپیہ کا ہے۔ المرقوم ۵/۲۴ ۲۳

گواہ شد۔ قادر دین خاوند موصیہ۔ العبد۔ برکتے بنت بڈھے خان زوجہ قادر دین سکنہ شکار۔ گواہ شد قمر الدین سکرٹری بقلم خود۔

٭ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد

وصیت نمبر ۲۱۷۵

میں صالح بی بی بنت کرم الدین قوم جالب سکنہ تولیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری اس وقت کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ ... روپیہ ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو تو اس کے ایسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں زندگی میں انجمن میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کردوں۔ یا کوئی جائداد حوالہ کردوں تو اس قدر اس حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاویگی ۴/۲۴ ۲۵

گواہ شد

فضل حسین ولد غلام احمد جٹ جھٹ ساکن تولیکے

العبد

صالح بی بی زوجہ غلام احمد تولیکے ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد

محمد عظیم احمدی جٹ جھمٹ سکنہ تولیکے

وصیت نمبر ۲۱۵۷

میں مسماۃ بیگم بنت جواہر سقہ ساکن چک نمبر ۴۶ شمالی ضلع سرگودہا کی ہوں۔ اور عالیجناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان کی مرید ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) اس وقت میری جائداد مبلغ ... مہر اور ... کا زیور ہے اس جائداد میں سے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور حصہ مذکور کو اس وقت بصورت زیور یعنی لونگ طلائی قیمتی ... ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ یہ وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری جائداد میرے مرنے پر کوئی ثابت ہو تو اس میں سے بھی تیسرا حصہ جائداد کا یا اس کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ ۳/۲۴ ۱۴

گواہ شد۔ مہر دین خاوند موصیہ۔ موصیہ۔ بیگم زوجہ مہر دین۔ گواہ شد غلام حیدر پلیڈر سرگودہا بقلم خود

وصیت نمبر ۲۱۴۹

میں محمدی بیگم زوجہ نذر حسین بلوچ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ماصہ ہے۔

گواہ شد

بقلم نذر حسین خاوند موصیہ ۴/۲۴ ۸

العبد

محمدی بیگم زوجہ نذر حسین بلوچ بقلم خود

گواہ شد۔ محمد یعقوب متعلم مدرسہ احمدیہ

وصیت نمبر ۲۱۴۵

میں فاطمہ امۃ الحفیظ زوجہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قوم مغل سکنہ قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد مبلغ ماصہ حق مہر اور زیور کا ہے اس جائداد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی حصہ وصیت کو ادا کردوں۔ تو اس جائداد سے یا اور جائداد میں سے جو میرے مرنے پر میری ملکیت میں ثابت ہو اسمیں سے ۱/۱۰ حصہ میرے ورثا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حسب ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خرچ کرنے کے لئے دیدیں۔ اور اس کے علاوہ میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد اگر میرے مرنے پر کوئی اور ثابت ہو تو اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت یا دسواں حصہ جائداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیا جاوے۔ المرقوم ۳/۲۴ ۲۷ موصیہ فاطمہ امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود گواہ شد۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن۔

وصیت نمبر ۲۰۷۴

میں روشن جان بنت حافظ مشتاق احمد آوان سکنہ رنمل ضلع گجرات کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مبلغ ... میرا مہر ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ جو جائداد اس کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرمائے گا۔ اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۳/۱۲ ۲۹ المرقوم روشن جان اہلیہ پیر برکت علی رنمل بقلم خود۔

گواہ شد برکت علی خاوند موصیہ

گواہ شد۔ مبارک احمد مولوی فاضل